دفتر افسر اعلیٰ تعلقات عامہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ

پریس ریلیز

انڈیا عرب کلچر سینٹر، جامعہ ملیہ اسلامیہ میں 'صوفی ازم اور فارسی شاعری: روایت و وراثت' کے موضوع پر توسیعی خطبے کا انعقاد

New Delhi, November 28, 2025

انڈیا عرب کلچر سینٹر، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے مورخہ چھبیس نومبر دو ہزار پچیس کو 'صوفی ازم اور فارسی شاعری: روایت و وراثت' کے موضوع پر توسیعی خطبہ منعقد کیا۔ ممتاز فارسی اسکالر اور چیئر پرسن، سینٹر فار پرشین اینڈ ایشین اسٹڈیز، اسکول آف لنگویج، لٹریچر اینڈ کلچر اسٹڈیز، جے این یو پروفیسر اخلاق آہن نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا۔ سینٹر کے اعزازی ڈائریکٹر پروفیسر ناصر رضا خان نے خطبے کی صدارت کی۔ پروگرام میں صوفی ازم اور فارسی شاعری کی ثروت مند روایت میں گہری دلچسپی رکھنے والوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ حاضرین نے معاصر تہذیبی اظہارات میں اس کے دیرپا اثرات کے تعلق سے بامعنی تبادلہ خیال کیا۔

سینٹر کے اعزازی ڈائریکٹر پروفیسر ناصر رضا خان نے سب سے پہلے توسیعی خطبے کے انعقاد کی منظوری مرحمت فرمانے کے لیے عزت مآب شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ پروفیسر مظہر آصف کا شکریہ ادا کیا۔ نیز انہوں نے پروگرام کے انعقاد کے سلسلے میں تعاون کے لیے پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی، مسجل، جامعہ ملیہ اسلامیہ کا بھی شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد انہوں نے موضوع کا تعارف پیش کیا اور آج کے خطبے کی اہمیت و معنویت اجاگر کرتے ہوئے صوفی ازم اور فارسی شاعری پر گفتگو کی۔ انہوں نے اپنی گفتگو میں صوفی ازم میں تبلیغی کی گئی کثیر تہذیبی شناخت پر توجہ مرکوز کی اور بتایا کہ رومی کے پیغام میں جو شناخت سے ماورا ہو کر رحم دلی کی تائید اور وکالت کرتا ہے آج کی دنیا کو اس کی ضرورت ہے۔

ڈاکٹر محمد مہتاب عالم نے مقرر کو باقاعدہ متعارف کرایا اور موضوع سے متعلق روایات کو تناظر میں پیش کیا۔ انہوں نے معاصر سماجی و دانشورانہ مباحث کے اندر رہتے ہوئے موضوع کی اہمیت و وقعت کو آج کے تناظر میں دکھایا۔ انہوں نے آج کے مہمان مقرر کی بیش قیمت خدمات اور ان کے اختصاص کا بھی ذکر کیا۔ پروفیسر اخلاق آہن صوفی ازم، فارسی زبان و ادب اور اسلامی دانشورانہ روایات کے ممتاز اسکالر ہیں۔ پروفیسر اخلاق آہن نے اپنی تقریر میں تاریخی ارتقا، فلسفیانہ بنیادوں اور فارسی کی شعری روایات پر زور کے ساتھ صوفی ازم کے ادبی مظاہر کے مختلف النوع موضوعات پر بات کی۔ لفظ 'تصوف' کے ماخذ پر بحث کے ساتھ انہوں نے اپنی گفتگو شروع کی اور اس کے متعدد عالمانہ تشریحات سے سامعین کو روبرو کرایا۔ انہوں نے وضاحت کی کہ 'صوفی' کی

اصطلاح مختلف بنیادوں سے منسلک ہے۔ان میں ایک اصطلاح 'صفہ' سے ہے جو اصحاب صفہ کی طرف دلالت کرتا ہے یعنی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی جانب۔وہ صحابہ جو مسجد نبوی کی قریب رہتے تھے اور جن کی زندگی سادگی، روحانیت اور فقر سے عبارت تھی۔دوسرے لسانی انسلاکات میں 'صفا' (صفائے قلب) اور 'صوف' یعنی اون جو اوائل صوفیائے کرام سادہ اونی کپڑے پہنتے تھے۔پروفیسر آہن نے بتایا کہ صوفی ازم نے کس طرح فرد کے روحانی رجحان سے نظریاتی اور منظّم تحریک کی شکل میں تبدیل ہوگئی۔یہ تحریک رفتہ رفتہ زیادہ منظّم ہوئی خاص طور سے مکہ اور مدینہ میں یہ جس طرح نشو ونما پائی شعوری طور پر خود کو علائق دنیا سے دور کرکے۔کلیدی خطبے کے مقرر نے دانشورانہ اور روحانی فریم ورک کی بھی وضاحت کی جس کے توسط سے صوفیا نے تصور خدا کو تاریخی طور پر دیکھا تھا۔انہوں نے اپنی تقریر میں تصور خدا میں ثنویت کے جائزے سمیت الوہیت کے مشرقی تصور کے ساتھ ہیگل کے کاموں کے حوالے بھی دیے۔

انہوں نے ہیگل کے تصورات کو مارکس کے ذریعے الٹ کرنے پر بھی اختصار کے ساتھ اظہار خیال کیا اور اجاگر کیا کہ کس طرح یہ فلسفیانہ بحثوں نے دینیاتی فکر اور بحث کو متاثر کیا ہے۔خطیب نے حضرت یحیٰ منیری کی تعلیمات و ارشادات سے بھی مثالیں پیش کیں۔انہوں نے کہا کہ حضرت یحیٰ منیری بہار شریف میں شطاری روایت اور سلسلے کے بڑے اور اہم صوفی گزرے ہیں۔'مکتوبات سعدی' میں منیری نے خدا کے سلسلے میں اعتقاد کے تین درجات کی نشان دہی کی ہے۔حضرت یحیٰ منیری نے ان لوگوں کو جو خدا کے وجود کا انکار کرتے ہیں انہیں 'منکر' کہا۔ان لوگوں کو جو زبان سے اعتقاد کا اظہار کرتے ہیں لیکن ان کے دلوں میں پختہ اور صداقت پر مبنی یقین کا فقدان ہے انہیں حضرت یحیٰ منیری نے 'منافقین' بتایا۔صوفی وہ ہیں جو گہرے روحانی تجربے کے توسط سے خدا کی ہستی کا عرفان رکھتے ہیں۔پروفیسر آہن نے بغداد کی منگولوں کے ہاتھوں تباہی و بربادی کے بعد اسلامی دانشورانہ اور تہذیبی وثقافتی زندگی میں زبردست تبدیلی کو اجاگر کیا۔

بڑے پیمانے پر تباہی و بربادی کی وجہ سے ہندوستان اور بالخصوص دیہی علاقوں میں ہجرت ہوئی۔اس زمانے میں چشتیہ اور نقشبندیہ جیسے بڑے صوفی سلاسل کو فروغ ملا۔فارسی کی ادبی روایات چشتیہ اور نقشبندیہ صوفی نظام کے زیر اثر ڈرامائی تبدیلی پیدا ہوئی۔حماسہ (رزمیہ شاعری) اور قصیدہ سے غزل کی طرف منتقل ہوئی جو کہ عشق حقیقی اور عرفان ذات کے موضوعات کو مرکوز تھی۔رومی، سعدی اور حافظ جیسے شعرا صوفیانہ خیالات وافکار کے اظہار میں مرکزی کردار کی حیثیت رکھتے ہیں۔

خطبے کے بعد سوال وجواب کا سیشن ہوا۔طلبہ اور فیکلٹی اراکین نے خطیب کے ساتھ سرگرمی کے مذاکرے میں حصہ لیا اور صوفی فلسفہ، فارسی کی ادبی روایات اور آج کے دور میں صوفیانہ افکار کی معنویت کے تعلق سے اہم سوالات پوچھے۔

ڈاکٹر ذوالفقار علی انصاری کے اظہار تشکر پر پروگرام کا اختتام ہوا۔پروگرام کو ثروت مند بنانے کے لیے انہوں نے خطیب، صدر، منتظمین اور شرکا کے بامعنی تعاون کا شکریہ ادا کیا۔

پروفیسر صائمہ سعید
افسر اعلی، تعلقات عامہ
جامعہ ملیہ اسلامیہ